فتوح الغیب

معارف و حقائق الٰہیہ کی الہامی دستاویز

مصنّف

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ

مترجم

سیّد محمّد فاروق القادری ایم اے

○

تصوّف فاؤنڈیشن

لائبریری ○ تحقیق و تصنیف و تالیف و ترجمہ ○ مطبوعات

۳۴۹/ اے این سمن آباد — لاہور — پاکستان

شوروم : المعارف ○ گنج بخش روڈ ○ لاہور

کلاسیک کُتبِ تصوّف ° سلسلۂ اُردو تراجم

ناشر : ابونجیب حاجی محمد ارشد قریشی
بانی تصوف فاؤنڈیشن ۔ لاہور

طابع : زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور

سالِ اشاعت : ۱۴۱۹ھ — ۱۹۹۸ء

قیمت : ۷۵ روپے

تعداد : پانچ سو

واحد تقسیم کار : المعارف گنج بخش روڈ ۔ لاہور ۔ پاکستان

آئی ایس بی این — ۹۶۹ — ۵۰۶ — ۰۰۵ — ۶

تصوف فاؤنڈیشن ابونجیب حاجی محمد ارشد قریشی اور ان کی اہلیہ نے اپنے مرحوم والدین اور لختِ جگر کو ایصالِ ثواب کے لئے بطور صدقہ جاریہ اور یادگار یکم محرم الحرام ۱۴۱۹ھ کو قائم کیا جو کتاب و سُنّت اور سلف صالحین و بزرگانِ دین کی تعلیمات کے مطابق تبلیغ دین و تحقیق و اشاعت کُتبِ تصوف کے لیے وقف ہے۔

May Allah Subhanahu Wa Ta'ala Bless the Parents and Parents in-law of

Mohtram Abu Najeeb Haji Muhammad Arshad

for bringing out such a marvel translation of beautiful writtings

from

Qutbul Aqtaab,Syyedus Saadaat,Sheikhul_Mashaikh, Ghouse Samadaani,

Mahboob Subhaani, Sulatanul_Aulia, Abu Muhammad, Al-Syed Sheikh

Mohayyuddin Abdul Qadir Al-Gillani , Radhi_Allahu Anhu

(۱۲) مال و دولت

اگر تجھے اللہ تعالیٰ مال و دولت عطا فرمائے اور تو (اس مال و دولت کی وجہ سے، اس کی عبادت سے مُنہ پھیر لے تو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ تیرے لیے حجابات قائم کر دے گا، اور ممکن ہے اللہ تعالیٰ تجھ سے مال و دولت کی وہ نعمت بھی چھین لے اور تیری حالت بدل ڈالے اور منعمِ (حقیقی) سے مُنہ موڑ کر اس کی دی ہُوئی نعمت کی طرف مشغول ہونے کی سزا کے طور پر وہ تجھے مسکین کر دے، اور اگر تُو نے مال و دولت کو عبادتِ الٰہی کے فرائض کی بجا آوری میں حائل نہ ہونے دیا، تو وہ مال (ہمیشہ کے لیے) تجھے بخش دیا جائے گا اور اس میں سے ذرہ بھر کمی نہ ہو گی۔ مال و دولت تیرے خادم اور تُو اپنے مولیٰ کا خادم ہوگا، چنانچہ تو دنیا میں ناز و نعمت کی زندگی گزارے گا اور آخرت میں بھی جنت الماوٰی میں اعزاز و اکرام کے ساتھ صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت میں ہوگا۔

(۱۳) تسلیم و رضا

نعمتوں کے حصول اور مصائب سے بچنے کی کوشش نہ کر، نعمتیں اگر تیرا مقدر ہیں تو وُہ تجھے مل کر رہیں گی چاہے تُو انھیں طلب کرے یا ناپسند کرے[۱]۔ اسی طرح اگر مصیبت تیری قسمت میں ہے اور تیرے لیے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے تو خواہ تُو اسے ناپسند کرے یا دُعا کے ذریعے اسے ہٹانا چاہے یا صبر اور جلدی جلدی اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرے تو بھی وہ مصیبت تجھ پر آ کر رہے گی بلکہ اپنے تمام امور خدا ہی کے سپرد کر دے تاکہ وہ خود تیرے اندر جلوہ گر ہو۔ اگر تجھے نعمتیں عطا ہوں تو شکر بجا لاتا رہ اور اگر آزمائش آ جائے تو صبر کر یا بتکلف صبر پیدا کر، اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کی خاطر اس آزمائش کو نعمت سمجھ! یا خود اس میں معدوم اور فنا ہو جا، اور یہ معدومیت ان حالات کے اندازے کے مطابق ہو جن سے تُو دوچار ہے اور جن سے تو اس خدا کے قُربِ منازل کی طرف

---

[۱] مصری نسخے عبارت یُوں ہے: فالنعماء الیک جبکہ دوسرے نسخے میں فالنعماء واصلۃ الیک ہے، ہم نے اسی کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔

منتقل کیا جا رہا ہے جس کی عبادت اور جس سے تعلق کا تجھے حکم دیا گیا ہے، تاکہ "رفیق اعلیٰ" تک تیری رسائی ہو جائے اور اس وقت تجھے سلف صالحین، صدیقین اور شہداء کے مقام پر فائز کر دیا جائے اور تُو اپنے سے پہلے بارگاہِ خداوندی کی طرف گزر جانے والے ان بزرگوں کے منازل اور مقامات کا مشاہدہ کرے، جنھوں نے قُربِ خداوندی کی سعادت حاصل کی، اور اس کی بارگاہ سے نعمتیں، مسرتیں اور امن و اعزاز کے انعامات حاصل کیے، مصائب کو اپنی طرف آنے دے، ان کا راستہ چھوڑ دے، اور دعاؤں کے ذریعے اُن کی راہ بند نہ کر[1] مصائب کے آنے پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کر کیونکہ ان مصائب و آلام کی تکلیفیں دوزخ کی آگ سے زیادہ تکلیف دہ نہیں ہیں۔ زمین و آسمان میں رہنے والوں میں سب سے عظیم المرتبت ہستی اور مخلوق کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ "دوزخ مومن سے کہے گی اے مومن! جلدی گزر جا! کہ تیرے نُور کی چمک میرے شعلے کی بھڑک کو بجھا رہی ہے۔" کیا مومن کا وُہ نور جو دوزخ کی آگ بجھا رہا ہے وہی نور نہیں ہے جس سے دنیا میں بھی مومن شادکام تھا، اور یہی نور مطیع و عاصی کے درمیان باعثِ امتیاز ہے۔ بس یہی نور تیرے مصائب و آفات کے شعلوں کو بجھائے گا۔ لہٰذا تجھے چاہیے (ایسا مقام پیدا کر) کہ رضائے الٰہی کے حصول اور صبر کی ٹھنڈک سے اپنے مصائب کی حدت اور گرمی بُجھا دے، یہ آزمائش تجھے ہلاک کرنے کے لیے نہیں بلکہ تجھے آزمانے، تیرے ایمان کی استقامت کا جائزہ لینے، تیرے ایقان کی بنیادیں مضبوط کرنے[2] اور تجھے تجھ پر اللہ تعالیٰ کے اظہارِ فخر کی خوشخبری دینے آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولنبلونکم حتّٰی نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم[3] (اور ضرور

---

[1] مصری نسخے میں عبارت یوں ہے ولا تقف ولا تجزع ہے۔ لاہور والے نسخے میں ولا تقف بدعائك فی وجهها ہے۔ ہم نے اسی کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔

[2] لاہور نسخے کی عبارت نؤیّد قاعدة یقینك ہے جبکہ مصری نسخے میں توثیق عروة یقینك ہے ہم نے موخر الذکر کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔

[3] محمد: ۳۱

ہم تجھے جانچیں گے یہاں تک کہ دیکھ لیں تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہاری خبریں آزمالیں)

پھر جب اللہ کے ساتھ تیرا ایمان پختہ ہوگیا[1] اور اس کی تقدیر پر پورے یقین کے ساتھ تو راضی ہوگیا، اور یہ اس کی طرف سے ہی توفیق ارزانی اور فضل واحسان کے نتیجے میں ہوتا ہے، تو تُو ہمیشہ کے لیے صابر اور اس کے احکام کے آگے سرِ تسلیم خم کردے، اپنے لیے اور کسی دُوسرے کے لیے کوئی ایسی بات پیدا نہ کر جو امر ونہی کے دائرے سے باہر نکلی ہُوئی ہو اور جب اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کا کوئی معاملہ آجائے تو اُسے غور سے سُن اور بجالانے میں جلدی کر حکم سن کر آرام سے نہ بیٹھ بلکہ اس کی ادائیگی کے لیے فوراً کوشاں ہوجا۔ اس موقع پر فعلِ خداوندی اور تقدیر کا بہانہ نہ بنا بلکہ حکمِ خداوندی کی ادائیگی کے سلسلے میں اپنی پوری کوشش اور طاقت خرچ کر، اپنی پوری کوشش کے باوجود بھی اگر امرِ الٰہی کی بجاآوری میں کمی یا کوتاہی رہ جائے تو عاجزی وزاری کے ساتھ خدا سے التجا کر[2] اور معافی مانگ، اور حکمِ خداوندی کی تعمیل میں کوتاہی اور عبادت الٰہی کے شرف سے محرومی کے اسباب پر غور کر، شاید کہ احکامِ الٰہی میں یہ کوتاہی تیرے بلند بانگ دعووں کی نحوست[3]، دورانِ عبادت بے ادبی، تکبّر، اپنی قوت وبڑائی کے فخر، اعمال پر خود بینی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے نفس اور مخلوق کو شریک کرنے کے سبب ہو، اور اللہ نے تجھے اپنے دروازے سے دُور کردیا ہو، اور اپنی عبادت وخدمت سے معزول کردیا ہو، اور اس نے اپنی توفیق کی امداد تجھ سے روک لی ہو، اور تجھ سے اپنی عنایات والطاف اٹھالی ہوں اور ناراضگی کے سبب تجھے تیری دنیا کی آزمائش، خواہشات اور آرزوؤں امیدوں میں مشغول کردیا ہو، تمہیں علم نہیں کہ یہ ساری چیزیں تجھے اپنے مولیٰ سے غافل کردینے والی اور جس نے تجھے پیدا کیا اور پرورش کی

---

[1] مصری نسخے میں عبارت اس طرح ہے فاذا ثبت مع الخلق ایمانك اور یہ بالکل غلط ہے۔

[2] مصری نسخے میں یہاں وصدك عن التشوق لطاعته ہے جبکہ دوسرے نسخے میں وصدك عن التشرف بطاعته ہے اور یہی زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

[3] مصری نسخے میں لعل ذلك لشوم دعائك ہے جو غلط ہے صحیح لشوم دعاویك ہے۔

اور پھر دنیوی مال و متاع کا مالک بنایا اور عنایات کیں اس کی نظرِ کرم سے محروم کر دینے والی ہیں۔ خیال کر، تاکہ یہ چیزیں (غیر اللہ) تجھے اپنے رب سے غافل نہ کر دیں، اللہ کے سوا ہر شے غیر اللہ ہے تو اللہ کے مقابلے میں غیر اللہ کو قبول نہ کر، اس لیے کہ اس نے تجھے اپنے لیے پیدا کیا ہے! غیر اللہ میں مشغولیت و محویت کی وجہ سے اللہ سے اعراض کر کے اپنے اوپر ظلم نہ کر، ورنہ اللہ تجھے ایسی آگ میں جھونک دے گا جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس وقت تو شرمندہ ہوگا مگر یہ ندامت کوئی فائدہ نہیں دے گی، اس وقت تو معذرت پیش کرے گا لیکن تیرا کوئی عذر قبول نہ ہوگا، فریاد کرے گا لیکن فریاد رسی نہیں ہوگی، اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرے گا مگر خدا راضی نہیں ہوگا، اپنی غلطیوں کی اصلاح اور کوتاہیوں کے ازالے کے لیے تو دنیا میں واپس ہونا چاہے گا لیکن ایسا نہیں ہو سکے گا۔ اپنے آپ پر رحم کھا اور شفقت کر، اور عقل و علم ایمان و معرفت کی صورت میں تجھے جو آلات عطا کیے گئے ہیں انھیں اطاعتِ الٰہی کے کام میں استعمال کر، انہی ہتھیاروں کی مدد سے تقدیرِ الٰہی کے اندھیروں میں (اپنے مصائب کے بارے میں) نورِ ہدایت طلب کر، اور امر و نہی کی پابندی کر، اور ان کے ذریعے سے اپنے مولیٰ کا قرب حاصل کر، امر و نہی کے علاوہ تمام امور اسی ذات کے سپرد کر دے جس نے تجھے پیدا کیا اور وجود بخشا، اور جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا، پھر پرورش کی، پھر پانی کے قطرے سے ایک مکمل انسان کی صورت میں بنایا، اس کی نافرمانی نہ کر، اس کے حکم کے خلاف کوئی ارادہ کر اور نہ اس کی نہی کے بغیر کسی چیز کو برا سمجھ۔ دنیا و آخرت میں احکامِ خداوندی پر اکتفا کر، اور دونوں مقامات میں اس کی منع کی ہوئی چیزوں کو برا جان، تیری ہر مراد اُسی مراد کے تابع اور ہر مکروہ اس مکروہ کے ساتھ وابستہ ہو، جب تو حکمِ الٰہی کا پابند ہو جائے گا تو تمام کائنات تیرے حکم کی تابع ہو گی، جب تو اس کی منع کردہ چیزوں کو برا سمجھے گا، تو جہاں کہیں بھی ہوگا تمام ناپسندیدہ اشیا تجھ سے دور ہو جائیں گی، اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا ہے کہ اے اولادِ آدم! میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس چیز کو کہہ دیتا ہوں کُن وہ ہو جاتی ہے لہٰذا تو میری اطاعت کر تاکہ تجھے بھی اپنی طرح بنا دوں کہ تو جس چیز کے ہونے کا حکم کرے وہ ہو جائے اور فرمایا کہ اے دنیا! جو میری طلب کرے تو اس کے پیچھے بھاگ اور جو تیرے پیچھے بھاگے اسے ہمیشہ

پریشان رکھ! جس وقت خدا تعالیٰ کی نہی کی بات آجائے تو اس کے آگے سرِ تسلیم خم، بے بس، زخمی دل، (اس کے علاوہ) تنگ سینہ، مُردہ جسم، خواہشات اور روایات سے پاک، بشری عوارضات سے مُبرّا، شہوات سے آزاد، گرِے ہُوئے تاریک خالی مکان کا ساکن، اور معدوم و بے نشان ہو جا، اس وقت گویا تیرے کان (اس امرِ الٰہی کے علاوہ سُننے سے) بہرے تیری آنکھیں پٹی بندھی ہُوئی دُکھیاری یا مادر زاد اندھی ہو جائیں، اور تیرے ہونٹ (اس کے متعلق کچھ بولنے سے) زخمی یا سوجے ہوئے ہوں، اور تیری زبان کی کیفیت یہ ہو گویا گُونگی یا توتلی ہے، اور تیرے دانتوں کی مثال ایسے ہو گویا تکلیف اور درد کی وجہ سے ان کے مسوڑھوں میں پیپ بھری ہے اور تیرے ہاتھ شَل اور کسی چیز کو پکڑنے یا اٹھانے سے عاجزی کی صورت اختیار کیے ہوئے ہوں، تیرے دونوں پاؤں زخمی (امرِ الٰہی کی مخالفت میں چلنے سے) اور لرزیدہ وشَل ہوں، تیری نفسانی خواہشات ختم ہو کر رہ جائیں اور یُوں معلوم ہو کہ یہ قوت اس کے علاوہ کسی اور بات کی طرف لگی ہُوئی ہے اور تیرے پیٹ کی کیفیت یہ ہو کر گویا سیر ہے اسے کھانے کی کوئی خواہش ہی نہیں ہے، تیری عقل پر جنون اور جسم ایسے مُردے کی طرح ہو جائے جسے قبر کی طرف اٹھا کر لایا گیا ہو، تجھے احکامِ الٰہی کو غور سے سُن کر اُن کی ادائیگی کے لیے جلدی کوشش کرنی چاہیے، اسی طرح قضا و قدر کے سامنے فانی اور معدوم سمجھ کر منہیات سے اپنے آپ کو روکنا چاہیے۔ (اپنے مرض میں) دوا کے طور پر یہی شربت استعمال کر، اور (بیمار جسم کے لیے) یہی غذا رکھ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حکم سے نفسانی خواہشات اور گناہوں کی تمام بیماریوں سے تجھے شفائے کاملہ نصیب ہوگی

(۱۴) مقبولانِ بارگاہ

اے خواہشات کے پُجاری! مقبولانِ بارگاہ کی ہمسری کا دعویٰ نہ کر بلا اس لیے کہ تو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور وُہ اپنے مولیٰ کے مطیع و فرمانبردار ہیں، تیرا مطمحِ نظر دنیا ہے جبکہ ان کا منتہا و مقصود عُقبیٰ ہے، تیری نگاہ دنیا پر ٹکی ہُوئی ہے جبکہ وُہ آسمان و زمین کے پروردگار کے دیدار کی تجلّیات سے مشرف ہیں۔ تیرا دلی لگاؤ مخلوق کے ساتھ ہے جبکہ

لوگ عام مخلوق سے الگ تھلگ بیٹھے ہیں، مَیں نے کہا اگر یہاں فلاں بزرگ ہوتا تو وہ انھیں ہدایت کرتا اور ادب سکھاتا، اتنے میں وہ میرے اردگرد جمع ہو گئے اور ان میں سے ایک کہنے لگا آپ کو کیا ہے، آپ ہمیں کیوں نہیں سمجھاتے؟ میں نے کہا اگر تمھارا خیال ہے تو بسم اللہ! پھر میں نے اپنی گفتگو اس طرح شروع کی "اگر تم مخلوق سے اپنے تمام تعلقات منقطع کر کے حق کی طرف آئے ہو تو پھر اپنی زبان سے بھی لوگوں سے کچھ نہ مانگو، اور جب تم نے کسی سے سوال نہ کرنے کا عزم کر لیا ہے تو دل سے بھی سوال نہ کرو، اس لیے کہ دل کا سوال زبان کے سوال کی طرح ہے اور اچھی طرح جان لو کہ تغیر و تبدل اور عزت و ذلت کے بارے میں ہر روز اللہ تعالیٰ کی نئی شان ہوتی ہے، ایک جماعت کو مقام علیین کی رفعت عطا فرماتا ہے تو دوسری کا ٹھکانہ اسفل السافلین بناتا ہے، پھر علیین والوں کو اسفل السافلین میں گرانے کی دھمکی دیتا ہے، اس وقت ان کی آرزو اور اُمید یہ ہوتی ہے کہ انھیں اپنی حالت پر باقی رکھتے ہوئے علیین ہی میں رہنے دیا جائے، دُوسری طرف اسفل السافلین والوں کو ہمیشہ اسی حالت میں رکھنے سے ڈرا کر انھیں اعلیٰ علیین کا اُمیدوار بناتا ہے"۔ اس کے بعد میں خواب سے بیدار ہو گیا۔

(۱۶) توکل اور رزق حلال

تُو لوگوں پر بھروسہ کرنے اور اسبابِ کسب و ہنر پر تکیہ کرنے کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کی نعموں اور بلا واسطہ اس کی عنایت سے محروم ہوا ہے۔ مخلوق حلال روزی جو کہ اپنے کسب سے حاصل ہوتی ہے سے تیرے لیے حجاب اور رکاوٹ کا سبب ہے، اس لیے جب تک مخلوق سے تیرا یہ رشتہ قائم ہے یعنی تو ان کے دستِ بخشش و عطا پر اپنی نگاہیں لگائے ہوئے ہے اور اپنی ضرورتوں کے لیے اُن کے دروازوں کے طواف کر رہا ہے، تو تُو اللہ کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھہرانے کے جُرم کا ارتکاب کر رہا ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ تجھے رزقِ حلال یعنی اپنے کسب سے روزی نہ کمانے کی وجہ سے سزا دے گا، اگر تُو نے اپنے وسائل رزق کی مخلوق کے ساتھ وابستگی منقطع کر لی اور اس طرح مخلوق کو اس کا شریک بنانے سے توبہ کر کے حلال روزی کے کسب میں مشغول ہو گیا اور حلال روزی ہی کو اپنی غذا بنایا، اور اس پر مطمئن ہو گیا لیکن ان ساری باتوں کے باوجود، اسے

پروردگار کے فضل و عنایت کو بھول گیا، تب بھی تو مشرک ہے، مگر یہ شرک پہلے کے مقابلے میں بہت معمولی ہے چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ تجھے اپنے خاص فضل اور عنایت سے حجاب میں رکھے گا، اور سزا دے گا، پھر جب تو نے اس سے بھی توبہ کر لی، اور شرک کو درمیان سے دُور کر دیا، اور اپنی قوت، اسباب اور ہنر پر اعتماد کی بجائے تو نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ ہی رازق، مسبب الاسباب، اور (مشکلات میں) آسانی پیدا کرنے والا ہے، اور رزق حلال کی توفیق اسی بلند و بالا ذات کی طرف سے ہی ارزانی ہوتی ہے، تمام بھلائیوں کی توفیق وہی عطا کرتا ہے اور رزق کے سارے خزانے اسی کے ہاتھ میں ہیں، کبھی تو وہ محنت اور کسب کے ذریعے اور کبھی بلا واسطہ و سبب محض اپنے خصوصی فضل سے عطا فرما دیتا ہے، پس اگر تو سب کچھ چھوڑ کر اللہ کی طرف لوٹا، اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیا، تو اس وقت اللہ تیرے اور اپنے فضل کے درمیان حجابات اُٹھا لے گا۔ تیرے حسب حال نعمت میں زیادتی عطا فرمائے گا اور اپنی عنایت سے اس طرح ہر مشکل آسان کر دے گا جیسے ایک مہربان اور دوست طبیب مریض کے لیے تدابیر کرتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی خاص امداد ہے جس کے ذریعے وہ تجھے غیر کی طرف مائل ہونے سے بچاتا ہے اور تجھے اپنے فضل و کرم سے مسرور کرتا ہے، جب تیرے دل سے تمام ارادے، خواہشات اور مطالب مٹ جائیں گے تو اللہ کے ارادے کے سوا تیرے دل میں کچھ باقی نہیں رہے گا، اور جب وُہ چاہے گا کہ تیرا وُہ حصہ جو تیرے لیے مقدر ہو چکا ہے اور جس میں تیرے بغیر کسی دُوسرے کا کوئی حصہ نہیں ہے تجھے عطا فرمائے تو وہ تیرے دل میں اس کی طلب اور خواہش پیدا کر دے گا، اور حاجت کے وقت تجھے تیرا وُہ حصہ مرحمت فرما دے گا۔ اس کے بعد شکر ادا[1] کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا، اور جتلا دے گا کہ یہ نعمت اسی کی طرف سے ہے اور وہی اس کا بھیجنے والا اور عطا کرنے والا ہے۔ اس وقت تو اللہ کا شکر بجا لائے گا اور اچھی طرح جان لے گا، چنانچہ یہ چیزیں تجھے لوگوں سے بے تعلق اور دور رہنے اور تیرے دل کے ماسوی اللہ سے خالی

---

[1] مصری نسخے کی عبارت اس طرح ہے ثم یوفقك ویعرفك انه منه اس میں شکر کا ذکر نہیں ہے، شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی شرح کا متن یوں ہے ثم یوفقك بشکرہ ویعرفك انه منه۔

رہنے کا موجب نہیں گی۔ اس کے بعد جب تیرا علم اور یقین پختہ ہو جائے گا، تیرا سینہ کھل جائے گا قلب منور ہو جائے گا بارگاہِ ایزدی میں تیرا مقام بلند اور قرب زیادہ ہو جائے گا اور تیری لیاقت و امانت اسرارِ الٰہی کی حفاظت کی وجہ سے بڑھ جائے گی، تو اس کے فضل و کرم اور عنایت سے تیری شرافت اور بزرگی کے باعث تیرا حصہ ملنے سے پہلے تجھے بتلا دیا جائے گا کہ تیرا حصہ کب آئے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وجعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون[1]

(اور ہم نے ان میں سے کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم سے بتاتے جبکہ انھوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین لائے تھے)

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے:

والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا[2] (اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انھیں اپنے راستے دکھائیں گے)

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

واتقوا الله ویعلمکم الله[3] (اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمھیں سکھاتا ہے)

پھر تجھے ظاہری اجازت کے ساتھ جس میں کسی شک و شبہ کا غبار نہ ہوگا، ایسی دلیل کے ساتھ جو آفتاب کی طرح روشن ہوگی، ایسے لذیذ کلام کے ساتھ جو ہر لذیذ شے سے زیادہ لذیذ ہوگا، اور ایسے الہام کے ساتھ جو بلا شبہ سچا ہے اور خطرات نفسانی اور شیطان لعین کے وسوسوں سے پاک و صاف ہے عالم میں تصرفات کی قوت بخشی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا ہے:

یا ابن آدم انا الله لا اله الا انا اقول للشئ کن فیکون اطعنی اجعلك تقول للشئ کن فیکون۔ اے بنی آدم میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں جس چیز کو کہتا ہوں ہو جا وہ ہو جاتی ہے، میری فرمانبرداری کر تاکہ تجھے بھی ایسا بنا دوں کہ تو جس چیز کو

---

[1] السجدہ: ۲۴ [2] عنکبوت: ۶۹ [3] البقرہ: ۲۸۲

کہے ہو جا وہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اکثر انبیاء و اولیاء اور بنی آدم میں سے اپنے دوسرے مقبول بندوں کو یہی مقام عطا فرمایا ہے۔

(۱۷)۔ واسطۂ مُرشد

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے فضل سے جب تو اس کی بارگاہ تک پہنچ گیا اس کی بارگاہ تک پہنچنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ تمام مخلوق اور اپنے ارادہ و خواہشات سے باہر نکل آئے، اور اس کے ارادہ اور قدرت میں اس طرح فنا ہو جائے کہ نہ تجھ میں اپنے اندر کسی عمل و حرکت کا اختیار باقی رہے اور نہ تیرے ذریعے مخلوق میں (ارادہ و فعل ایزدی کے بغیر) کوئی حرکت ہو، بلکہ ہر حکم اور فعل اللہ ہی کے ارادہ و منشائے سے عمل میں آئے، یہی وہ فنا کی حالت ہے جسے وصول الی اللہ سے موسوم کیا جاتا ہے اور بارگاہِ الوہیت کا یہ وصول مخلوقات میں سے کسی کی طرف معروف طریقوں کے وصول کی طرح نہیں ہے۔ ارشاد ہے:

لیس کمثلہٖ شیئٌ وھوالسمیع البصیر[1]۔ اللہ جل شانہٗ کی شان اس سے کہیں بلند و بالا ہے کہ اسے اس کی مخلوقات پر قیاس کیا جائے یا ان کے ساتھ اسے تشبیہ دی جائے اور بارگاہِ ایزدی تک رسائی تو اللہ کی توفیق سے اہل وصول کے ہاں معروف ہے۔ اس بارگاہِ قدس میں رسائی حاصل کرنے والا ہر واصل دوسرے سے الگ ہے اس میں کوئی کسی کا شریک نہیں، اس سلسلے میں تمام رُسل، انبیاء اور اولیاءؒ کے مقامات علیحدہ علیحدہ ہیں، ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے اسرار سے آگاہ نہیں ہوتا، یہاں تک کہ اس راہ میں تو بسا اوقات شیخ اپنے مرید کے مقام سے آشنا نہیں ہوتا اور ایسا مرید جس کی روحانی سیر اپنے شیخ کی بلندیوں کی چوکھٹ کو چھو رہی ہوتی ہے، بھی شیخ کے مرتبے کا تعین نہیں کر پاتا، پھر جب مُرید شیخ کے مقام کو پہنچ جاتا ہے تو وہ شیخ سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوق سے جُدا کر کے اپنی دوستی کے قُرب میں لے لیتا ہے اس وقت شیخ کی مثال اس

---

[1] شوریٰ: ۱۱